رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ

ایڈیٹر سید محمود احمد

فاروق

قادیان

تاریخہائے اشاعت ہر انگریزی ماہ کی ۷۔ ۱۴۔ ۲۱۔ ۲۸۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۲ | قادیان دارالامان مورخہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ مطابق ۷ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۳

سلسلہ کی خبریں!

(۱) حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ ۵ جولائی دس بجے دن کے پالم پور سے نماز جمعہ کے لئے موٹر پر تشریف لائے۔ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ قابل حمد ہے۔ الحمد للہ۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے مخالفین سلسلہ اور ان کی ناقابل برداشت سختیوں اور گندہ دہانیوں اور ایذا رسانیوں اور انتہائی مظلم آرائیوں کا نہایت دردناک طریق سے ذکر فرمایا۔ جس سے سامعین نے رو رو کر اپنی آہوں کو یقیناً آسمان تک پہنچا دیا ہے۔ اور اس خطبہ میں کوئی آنکھ ایسی نہ تھی جس نے آنسو نہ بہائے ہوں۔ اور حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ کے جذبات بھی رقت سے ایسے پُر تھے۔ کہ آسمان بھی یہ کہتا تھا کہ ؎

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اس زمیں پر اس کے چلّانے کے دن
صبر کی طاقت جو تھی ہم میں وہ پیارے اب نہیں
اِک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دن

دوستو اس یار نے دیں کی مصیبت دیکھ لی!
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن
اِک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن
(مسیح موعودؑ)

پشاور کے بعد ایبٹ آباد میں
قہر الٰہی کا نزول

آنکھ کے پانی سے لوگو کچھ کرو اس کا علاج
آسماں لے غافلو اب آگ برسانے کو ہے
خوب سُن لو غیرتِ اُس کی کچھ تمہیں دکھلائیگی
پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانے کو ہے
(مسیح موعودؑ)

ایبٹ آباد ۵ جولائی۔ ایبٹ آباد جماعت احمدیہ کے خلاف شرارت کا ایک بڑا مرکز ہے۔ یہاں ایک نہایت بدزبان مُلّا اسحاق رہتا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت ہی سخت بدزبانی کرتا رہتا ہے۔ اور لوگوں کو اس نے احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال دلا رکھا ہے۔ یہاں صبح کے تین بجے کے قریب غضب الٰہی آگ کی صورت میں نمودار ہوا۔ جس سے تمام بازار اور سول علاقہ بری طرح تباہ و برباد ہو گیا۔ فوج آگ بجھانے کی کوشش کر رہی ہے اور آتشزدہ علاقہ کے اردگرد کی عمارتیں ڈائنامیٹ کے ذریعہ گرا رہی ہے۔ مگر ۱۲ بجے دوپہر تک باوجود انتہائی کوشش کے آگ نہیں بجھی۔ نقصان کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔

فاروق۔ اے خدا سے غافل بے باک اور شوخ مزاج لوگو! اب بھی وقت ہے کہ تم سمجھ جاؤ۔ اور خدا کے غضب کو قریب تر لانے کی کرتوتیں چھوڑ دو۔ ورنہ وہ وقت نزدیک ہے کہ آسمان زور آور حملوں سے تم کو سچائی منوا کر چھوڑے گا۔ تم خدا سے نعوذ باللہ زبردست نہیں ہو۔ ورنہ یاد رکھو ؎

دن بہت ہیں سخت اور خوف و خطر پیش ہے
آگئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانیکے دن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقایاداران چندہ فاروق

احباب ذیل کے ذمہ یکم جولائی ۳۵ء کو جو چندا خبار فاروق کا واجب الوصول ہے ان کے اسماء گرامی اس فہرست میں معہ رقم چندہ درج کر دیے ہیں۔ براہ کرم وہ بقایا چندہ یا تو بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں یا محاسب صاحب بیت المال قادیان کو اپنی جماعت کے چندہ کے ساتھ بھجوا دیں۔ ورنہ ۱۴ رجولائی ۳۵ء کو ان کے نام وی پی بھیجا جائیگا۔ جس کا وصول کرنا ان کا اخلاقی فرض ہے۔ یہ فہرست بقایا تیسری دفعہ شائع کی جاتی ہے (منیجر)

۶ ملک عزیز احمد صاحب فیروز پور شہر للعہ
۸ شیخ نیاز محمد صاحب انسپکٹر پولیس سکھر ۳۴ء ۳۵ء
۱۰ حکیم محمد عمر صاحب رئیس اعظم للعہ
۱۷ میاں غلام محمد صاحب افسر سٹاف وارڈن ریلوے ۳۵ء لغایت دسمبر
۲۳ خان محمد اکبر خان ایچ۔ وی۔ سی للعہ
۲۹ شیخ فضل الرحمن صاحب اختر ملتان للعہ
۳۶ مرزا احمد بیگ صاحب گجرات پنجاب للعہ
۳۸ مولوی محمد رفیع صاحب انسپکٹر پولیس للعہ
۴۰ مولوی محمد ابوالحمید صاحب حیدرآباد دکن للعہ
۴۶ مولوی عبدالحمید صاحب دہلی ۳۴ء ۳۵ء
۴۸ مرزا غلام قادر صاحب عرضی نویس مردان عمر
۵۲ بابو غلام رسول صاحب خانیوال عمر
۷۳ میر بشارت احمد صاحب وکیل ۳۵ء تا دسمبر ۳۵ء
۷۴ میاں نادر علی صاحب رتوچھ ۳۴ء
لغایت ۳۰ رجون ۳۵ء
۹۵ مولوی غلام حسین صاحب پنشنر جہنگ للعہ ۳۵ء
۱۲۲ میاں محمد شریف صاحب ای۔ اے۔ سی چھ
۱۲۷ مولوی محمد کریم صاحب ایم اے ناظر مدارس للعہ
۱۳۹ بابو محمد امین صاحب ریلوے کلرک عمر
۱۴۲ میاں محمد یوسف صاحب سپرنٹنڈنٹ للعہ
۱۴۴ منشی فتح محمد صاحب داروغہ چونگی عمر
۱۴۸ میر محمد بخش صاحب بی اے وکیل عمر
۱۶۶ چوہدری محمد شریف صاحب وکیل للعہ
۱۶۷ چوہدری محمد یعقوب صاحب انسپکٹر تمکس سملہ
لغایت ۳۱ رمارچ ۱۹۳۵ء
۱۷۶ مولوی محمد علی صاحب مسول ناظر للعہ
۱۸۳ مولوی ضیاء الدین صاحب مدرس للعہ
۱۸۷ سردار حاکم علی خان رسالدار پنشنر للعہ
۱۸۸ چوہدری غلام سرور صاحب نمبردار للعہ
۲۰۱ مولوی احمد حسین سعید وکیل تیماپور للعہ
۲۲۹ بابو قاسم دین صاحب صرد دسمبر ۳۴ء تک
۲۵۳ خان بہادر غلام محمد صاحب پنشنر للعہ
۲۸۱ ڈاکٹر حاجی خان صاحب للعہ
۲۸۵ ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول للعہ
۲۹۱ صفدر جان صاحب افغان للعہ
۳۰۶ قاضی محمد نذیر صاحب عہ لغایت دسمبر ۳۵ء
۳۱۰ مولوی غلام علی صاحب مدرس عمر
۳۱۷ ڈاکٹر احمد الدین صاحب افریقہ بے
۳۲۱ سید پیر احمد شاہ صاحب للعہ
۳۳۹ بابو شیخ احمد صاحب ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ للعہ
۳۴۱ بابو محمد عبداللہ صاحب اور سیر قادیان للعہ
۳۷۹ منشی حسن خان صاحب مدرس للعہ
۳۸۷ مولوی محمد الدین صاحب برانچ پوسٹماسٹر عمر
۴۰۰ منشی برکت علی صاحب لائق عمر
۴۲۶ منشی غلام محی الدین صاحب چشتی للعہ
۴۳۸ محمد حبیب علیخان وٹرنری اسسٹنٹ سرجن للعہ
۴۷۳ بابو فیض محمد خان صاحب کلرک عمر
۴۸۲ میاں عبدالحق صاحب زرگر پھیرو چیچی عمر
۴۸۸ چوہدری خدا بخش صاحب قادیان للعہ
۵۵۴ مولوی چراغ دین صاحب اول مدرس عمر
۵۵۶ محمد یعقوب خان صاحب صیغہ دار دکن عمر
۵۶۴ منشی محمد عبداللہ صاحب پٹواری للعہ
۶۰۲ سید محمود اللہ شاہ صاحب بی اے بی ٹی بے
۶۱۵ ثناء اللہ ملازم پولیس باگڑ جی سندھ ۳۴ء
ابتدائے نومبر ۳۳ء لغایت ۳۱ رجولائی ۳۵ء

۶۱۷ رحمت علی متعلم کالرا ۳۴ء
۶۴۰ حاجی عبدالعظیم صاحب ہانگ کانگ بے
۶۴۱ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب افریقہ بے
۶۴۹ میاں نذیر احمد چونہ کلی فروش امرتسر عمر
۷۰۴ حاجی ممتاز علی خان علی گڈھ ۳۴ء لغایت ۳۰ جون ۳۵ء
۷۱۳ شیخ محمد یوسف انصار اللہ للعہ
۷۳۲ سید مہدی حسن صاحب ۳۴ء لغایت دسمبر ۳۵ء
۷۵۱ ملک غلام حسین صاحب ایس۔ ٹی۔ ای عمر
۷۶۲ شیخ خدا بخش صاحب نیچہ بند عمر
۷۶۳ مولوی عبیداللہ صاحب عمر
۷۷۵ چوہدری رشید احمد باجوہ للعہ
۷۸۲ قریشی فقیر احمد صاحب ہیڈ ماسٹر عمر
۷۸۷ چوہدری غلام رسول صاحب محالدار ۳۴ء
لغایت ۳۰ رجون ۱۹۳۵ء
۷۹۰ میاں فضل دین صاحب رنگریز عمر
۷۹۷ شیخ احمد اللہ خان صاحب قادیان للعہ
۸۰۵ چوہدری سردار خان صاحب للعہ

مشکلات میں صریح جھوٹ

احرار کے گنگا جمنی اخبار مشکل کشا نمبر ۵ میں ایک نوٹ ایڈیٹر نے "کیا یہ سچ ہے" کے عنوان سے جو میرے متعلق لکھا ہے اس سے نہ صرف میری توہین و ہتک کی گئی ہے بلکہ میرے احباب و متعلقین کو بھی سخت تشویش میں ڈالا ہے۔ اس لئے میں اپنے قانونی حقوق کو محفوظ رکھ کر ایڈیٹر مذکور کو لکھتا ہوں۔

کہ وہ سب سے پہلی اشاعت میں اس خبر کی تردید شائع کرے۔ ورنہ مجھے حق ہوگا۔ کہ میں اپنے حقوق کی قانون سے حفاظت کروں۔ یہ خبر اس قدر جھوٹ ہے کہ جسمیں رتی بھر بھی صداقت نہیں ہے۔

(میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

جلد ۲ ❊ قادیان دار الامان مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۵ء ❊ نمبر ۱۳

کلام الملوک ملوک الکلام!

(از امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ)

اُمّت محمدیہؐ میں نبوّت

میرا ارادہ ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت پر کچھ دلائل بیان کر دوں۔ جن سے ہر طالب حق نبوت مسیح موعودؑ پر یقین حاصل کر سکے۔ لیکن میں ایک دفعہ پھر یہ بات ظاہر کر دینی چاہتا ہوں۔ کہ میرا اور تمام ان احمدیوں کا جو حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ صحیح تعلق رکھتے ہیں۔ اور خود حضرت مسیح موعود کا ہرگز ہرگز بھی یہ مذہب نہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آ سکتا ہے جو قرآن کریم کو منسوخ کرے۔ یا اس کے بعض احکام پر خط نسخ کھینچ دے۔ یا یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری سے باہر ہو کر کچھ حاصل کر سکے۔ بلکہ ہم ایسے شخص کو جو بعد آنحضرتؐ کے بلا واسطہ فیض پانے کا دعویٰ کرتا ہے۔ یا بعد قرآن کریم کے نئی شریعت لانے کا مدعی ہے یعنی اوّ کذاب خیال کرتے ہیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں سوائے اس کے کہ آپ کے فیض سے فیض یاب ہو۔ اور بعد قرآن کریم کے کوئی اور شریعت نہیں نہ پورے طور پر اسے منسوخ کرنے والی اور نہ اس کے کسی حصّہ کو منسوخ کرنے والی قرآن کریم کا ایک نقطہ یا شعشہ بھی کوئی شخص بدل نہیں سکتا۔ اور نہ اس کی زیر زبر میں تغیّر کر سکتا ہے۔ چہ جائیکہ کہ اس کے بعض احکام کو بدل دے ہمارا یہ ایمان ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی صاحب کمال نہیں گزرا۔ پس کمال کے بعد کسی اور شے کی حاجت نہیں رہتی۔ اب جو آئے گا۔ آپؐ کے کمالات کے اظہار اور اس کے اثبات کے لئے آئے گا۔ نہ کہ آپ سے الگ ہو کر اپنی حکومت جمانے۔ جس شخص نے آپ کے نور کو نہ دیکھا وہ اندھا ہے۔ اور جس شخص نے آپ کے درجہ کو نہ پہچانا وہ بدبخت ہے۔ اور اس کا انجام خراب ہے بدقسمت ہے وہ انسان جس نے آپ کے دامن کو نہ پکڑا اور بدنصیب ہے وہ انسان جس نے آپ کی غلامی کا جُوا اپنی گردن پر نہ رکھا۔ اللہ تعالےٰ کے قرب کا ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کمال پیدا کرے اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ یعنے اے ہمارے رسول ان لوگوں سے کہدے کہ اگر تم اللہ تعالےٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو تم میری اتباع کرو۔ اللہ تعالےٰ تم سے محبت کرنے لگیگا۔ پس اللہ تعالےٰ کے محبوب ہونے کا ایک اور صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ اور وہ یہ کہ انسان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں کمال پیدا کرے۔ جس قدر کوئی شخص آپ کی اطاعت کریگا۔ اسی قدر اللہ تعالیٰ کی محبت اس سے بڑھے گی۔ پس جب ہم کسی شخص کو آپکی امت میں سے نبی کہتے ہیں۔ تو اس کے دوسرے معنی یہ ہیں۔ کہ وہ شخص آپ کے غلاموں میں سے سب سے زیادہ فرمانبردار غلام ہے۔ اس کا نبی ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں کمال کو پہنچ گیا ہے۔ پس اس قسم کے نبی ماننے میں ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک نہیں کرتے۔ بلکہ آپ کے درجہ کی بلندی کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جو شخص اپنے قول یا فعل سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتا ہے۔ وہ بے شک ملعون ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس کے لئے بند ہیں۔

نادان انسان ہم پر الزام لگاتا ہے کہ مسیح موعود کو نبی مان کر گویا ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ اسے کسی کے دل کا حال کیا معلوم۔ اسے اس محبت اور پیار اور عشق کا علم کس طرح ہو۔ جو میرے دل کے ہر گوشہ میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے۔ وہ کیا جانے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میرے اندر کس طرح سرایت کر گئی ہے وہ میری جان ہے۔ میرا دل ہے۔ میری مراد ہے میرا مطلوب ہے۔ اس کی غلامی میرے لئے عزت کا باعث ہے۔ اور اس کی کفش برداری مجھے تخت شاہی سے بڑھ کر معلوم دیتی ہے۔ اس کے گھر کی جاروب کشی کے مقابلہ میں بادشاہت ہفت اقلیم ہیچ ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔ پھر میں کیوں اس سے پیار نہ کروں۔ وہ اللہ تعالےٰ کا محبوب ہے۔ پھر میں اس سے کیوں محبت نہ کروں۔ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب ہے، پھر میں کیوں اس کا قرب نہ تلاش کروں۔ میرا حال مسیح موعودؑ کے اس شعر کے مطابق ہے۔ کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم !
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اور یہی محبت تو ہے جو مجھے اس بات پر مجبور کرتی ہے کہ باب نبوت کے بکلی بند ہونے کے عقیدہ کو جہاں تک ہو سکے باطل کروں۔ کہ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ بیشک اگر یہ مانا جائے۔ کہ کوئی شخص ایک ایسی شریعت لایا ہے جو قرآن کریم کو منسوخ کر دیگی۔ تو اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ اور اگر یہ مانا جائے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی آئیگا۔ جو آپ کی اطاعت کے بغیر انعام نبوت پائیگا۔ تو اس میں بھی آپ کی ہتک ہے۔ کیونکہ اس کا یہ مطلب ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فیضان کمزور ہے۔ کہ آپؐ کی موجودگی میں براہ راست فیضان کی حاجت پیش آئی۔ لیکن اسی طرح اس عقیدہ میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک ہے۔ کہ یہ مان لیا جائے کہ آپ کے بعد کوئی نبی ہی نہیں آئے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ کا فیضان ناقص اور آپ کی تعلیم کمزور ہے۔ کہ اس پر چلکر انسان اعلےٰ سے اعلےٰ انعامات نہیں پا سکتا۔ دنیا میں وہی استاد لائق کہلاتا ہے جس کے شاگرد لائق ہوں۔ اور وہی افسر معزز کہلاتا ہے جس کے ماتحت معزز ہوں۔ یہ بات ہرگز فخر کے قابل نہیں کہ آپ کے شاگردوں میں سے کسی نے اعلیٰ مراتب نہیں پائے۔ بلکہ آپ کی عزت بڑھانے والی یہ بات ہے کہ آپ کے شاگردوں میں سے ایک ایسا لائق ہو گیا جو دوسرے استادوں سے بھی بڑھ گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بعثت انبیاء کو بالکل مسدود قرار دینے کا یہ مطلب ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا کو فیضِ نبوت سے روک دیا۔ اور آپ کی بعثت کے بعد اللہ تعالےٰ نے اس انعام کو بند کر دیا اب بتاؤ۔ کہ اس عقیدہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رحمۃ للعالمین ثابت ہوتے ہیں۔ یا اس کے خلاف (نعوذ باللہ من ذالک) اگر اس عقیدہ کو تسلیم کیا جائے تو اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ آپ نعوذ باللہ دنیا کے لئے ایک عذاب کے طور پر آئے تھے۔ اور جو شخص ایسا خیال کرتا ہے وہ لعنتی اور مردود ہے آپ رب دنیا کے لئے رحمت ہو کر آئے تھے۔ اور آپ کے آنے سے اللہ تعالےٰ کے فیضان دنیا کے لئے اور بڑھ گئے نہ کہ کم ہو گئے۔ کیا تم نہیں دیکھتے۔ کہ موسوی سلسلہ کے مسیح نے بلا واسطہ حضرت موسیٰ کے فیضان پایا تھا۔ لیکن آنحضرت علیہ وسلم کے آخری خلیفہ نے جو کچھ پایا۔ آپ کے فیضان سے پایا۔ اور پھر بھی مسیح ناصری سے اپنی تمام شان میں بڑھ گیا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود دنیا کے لئے رحمت ہے۔ اور آپ کی اتباع سے انسان ہر قسم کے فیوض حاصل کر سکتا ہے۔ آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کے فیوض کی راہ میں روک نہیں ہوا۔ بلکہ آپ کی دعاؤں نے اللہ تعالےٰ کے جود و کرم کو اور بھی جذب کیا ہے۔ اور پہلے اگر اس کے فضلوں کی بھوار پڑتی تھی۔ تو اب ایک تیز بارش ہو گئی ہے۔ پس جو شخص کہتا ہے۔ کہ آپ کے بعد نبوت کا دروازہ بند ہو گیا۔ اور آپ نے دنیا کو اس فیضان سے محروم کر دیا۔ ایسا شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتا ہے۔ وہ آپ کو اس ٹیلہ کی طرح قرار دیتا ہے۔ جس نے گر کر دریا کا پاٹ بند کر دیا۔ یا اس بادشاہ کی طرح قرار دیتا ہے۔ جس کے ماتحت کوئی زبردست آدمی نہیں۔ بادشاہوں کی عزت اسی طرح بڑھتی ہے کہ بڑے بڑے سردار ان کی خدمت کرنے پر آمادہ ہوں۔ اور شہنشاہ کا رتبہ شاہ سے بہت بڑھ کر ہوتا ہے۔ پس دنیا ہمیں لاکھ ملامت کرے۔ اور کوتہ اندیش لوگ ہم پر ہزار اعتراض کریں۔ ہم اس عقیدہ کو ترک نہیں کر سکتے۔ جس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کا اظہار ہے۔ اور نہ اس عقیدہ کو اختیار کر سکتے ہیں۔ جس میں آپ کی ہتک ہوتی ہے۔ ہمارا آقا نہایت زبردست طاقتیں رکھتا تھا۔ وہ ایسا رتبہ رکھتا تھا۔ کہ اس کی قوت قدسیہ سے ایک نبی کا پیدا ہو جانا کچھ بھی بعید نہیں۔ اور جو اس بات میں کچھ شک ہے۔ اس نے درحقیقت خاتم النبیین کے کمالات کو سمجھا ہی نہیں۔ وہ اپنی ہوا و ہوس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت و حرمت کو قربان کر رہا ہے۔ اور لوگوں کے خوش کرنے کے لئے اپنے آقا پر حملہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رحم فرمائے۔ اور ان کو راہ راست کی طرف رہنمائی کرے ؛ آمین۔ (حقیقۃ النبوۃ)

معمار امرتسری کو
انعامی چیلنج

بخدمت منشی محمد عبداللہ صاحب معمار

السلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

واضح ہو کہ آپ نے محمدیہ پاکٹ بک کے صفحہ ۵۸ حاشیہ پر یہ لکھا ہے۔ کہ مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی۔ کہ "عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہوگا"

اگر آپ مذکورہ بالا جلی الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر یا تقریر سے دکھا دیں تو آپ کو مبلغ بیس روپے انعام دیا جائیگا۔ امید ہے کہ آپ میرے چیلنج کو منظور فرما کر تاریخ اور مقام کا فیصلہ جلد سے جلد کرینگے ؛

(محمد عبدالحق مجاہد نزیل امرتسر چھاؤنی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغامی مشن

قابل توجہ منصف مزاج غیر مبائعین!

آجکل غیر مبائعین حضرات۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے علمی بیان بمقدمہ عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کے متعلق اپنی اخباروں میں بہت شور مچاتے نظر آتے ہیں۔ اور حضور کی تصنیف حقیقۃ النبوۃ اور اس تازہ بیان میں تضاد ثابت کرنے کی ناکام کوشش کے درپے ہیں۔ انہیں یہ علم نہیں۔ کہ دنیا آنکھوں والی ہے۔ وہ کسی اندھے کو دھوکا دے سکتے ہیں۔ لیکن بینا طالبان حق کو ایسی مریح دھوکا دہی سے انکو کسی طرح ذرہ بھر بھی کامیابی ممکن نہیں۔ آؤ خدا کا خوف کرو۔ تا قیامت میں کچھ فائدہ بخش جواب دے سکو۔ لو میں ایک ہی حوالہ میں آپ سب صاحبان کی تسلی کرائے دیتا ہوں۔ لیکن ایسا کرنے سے قبل یہ ضرور عرض کروں گا۔ کہ تعصب بغض اور ذاتی عناد کو چند منٹ کے لئے علیحدہ کر کے ملاحظہ کریں۔ تو آپ کی ضرور تشفی ہو جائے گی۔ دیکھو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۱۳۲ پر فرماتے ہیں۔

"غرضیکہ اے عزیزو! یہ وہ سبب ہے جس کی وجہ سے حضرت صاحب کی مختلف تحریروں میں اختلاف معلوم ہوتا ہے۔ اور جسے دیکھ کر ہماری جماعت کے ہی بعض لوگوں کو ٹھوکر لگ گئی ہے لیکن درحقیقت یہ نزاع لفظی ہے۔ اور انہوں نے نہیں دیکھا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود نے نبی ہونے سے انکار کیا ہے۔ اس وقت آپ کے ذہن میں نبی کے کیا معنی تھے۔ اور پھر اس پر غور نہیں کیا کہ آپ کی بعد کی تحریرات سے ثابت ہے کہ اسلامی اصطلاح اور قرآن کریم کی اصطلاح کے رو سے نبوت کی تعریف اور ہے۔ اور یہ کہ اس تعریف کی رو سے آپ نبی تھے۔ میں مانتا ہوں۔ کہ پہلی تعریف کو بھی آپ نے اسلامی اصطلاح کہا ہے لیکن اس کے ساتھ قرآن کریم سے کوئی دلیل نہیں دی۔ مگر بعد میں جو تعریف کی۔ اس کے لئے قرآن کریم سے استدلال کیا اور فرمایا۔ کہ خدا کے حکم کے مطابق میں اس کا نام نبوت رکھتا ہوں۔ پس اس تعریف نے پہلی تعریف کو بدلا دیا۔ اور (۱) **۱۹۰۱ء سے پہلے جس قدر تحریرات سے نبی ہونے کا انکار پایا جاتا تھا ان کے معنے بھی بدل دیئے۔ اور اس کے صرف یہ معنی رہ گئے کہ آپ نے شریعت جدیدہ لانے یا براہ راست نبوت پانے سے انکار کیا ہے۔** پس اب بھی چاہیئے۔ کہ دانا انسان اس امر پر غور کریں اور اس نکتہ کو سمجھیں۔ اور اپنی آخرت کو سنوارنے کی فکر کریں اور اللہ تعالیٰ کے مامور اور مرسل کی ہتک سے باز آئیں۔ کہ اس کا نتیجہ نہایت برا ہوتا ہے۔ جس **طرح افراط بری ہے تفریط بھی بری ہے۔** جسے خدا نے نبی قرار دیا۔ اس کے نبی ہونے سے انکار نہ کریں۔ کہ یہ خدا کا مقابلہ ہے۔ بیشک بعض تحریرات میں انہیں اختلاف نظر آتا ہے۔ لیکن وہ غور کر کے دیکھ لیں۔ کہ وہ اختلاف صرف نبی کی تعریف کے نہ سمجھنے سے پیدا ہوا ہے۔ اور **جبکہ خود حضرت مسیح موعودؑ نے نبی کی** ایک تعریف کر دی ہے۔ تو نہایت نادان ہے وہ جو اب بھی ٹھوکر کھاتا ہے۔"

جلی الفاظ (۱) سے صاف عیاں ہے کہ جدید تعریف نبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ابتدائی دعویٰ سے آخر دم تک حاوی تھی۔ اور یہ کہ انکار محض تشریعی اور براہ راست نبوت سے کیا گیا تھا۔ کیا اس قدر کھلی کھلی دلیل بھی غیر مبائعین کی سمجھ میں نہیں آسکتی۔ کیا اس سے صاف ظاہر نہیں کہ بموجب جدید تعریف نبوت حضورؑ کا دعویٰ نبوت ۱۹۰۱ء سے ہی تھا۔ نہ کہ ۱۹۰۱ء یا ۱۹۰۲ء سے۔ جیسا کہ مغالطہ دہی کی غرض سے تضاد ثابت کرنے کی اب ناکام کوشش جاری ہے۔ تبدیلی تعریف ہائے نبوت و محدثیت کی مزید توضیح کے لئے ذیل کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں

سابقہ تعریف

(۱) "ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں۔ کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔ اور محدث بھی ایک معنے سے نبی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہمکلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔ اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے۔ ..... یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہے گا۔ نبوت تامہ نہیں جو دوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے۔ جو انسان کامل کے اقتداء سے ملتی ہے۔" (توضیح مرام)

اس کے بعد جدید تعریف یہ فرمائی۔

(۱) "(۱) اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا۔ تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جاوے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے۔ تو میں کہتا ہوں۔ کہ تحدیث کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے"۔

(ایک غلطی کا ازالہ)

(ب) "غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"۔ (حقیقۃ الوحی)

بلحاظ سابقہ تعریف کے نبوت سے انکار

(۲) "سو میں تمام مسلمان بھائیوں کی خدمت میں واضح کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر وہ ان لفظوں سے ناراض ہیں اور ان کے دلوں پر یہ الفاظ شاق ہیں تو وہ ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں"۔

(آسمانی فیصلہ ۱۸۹۱ء)

"پھر مجھے اپنے مسلمان بھائیوں کی دلجوئی کے لئے اس لفظ کو دوسرے پیرایہ میں بیان کرنے سے کیا عذر ہو سکتا ہے۔ سو دوسرا پیرایہ یہ ہے کہ بجائے لفظ نبی کے محدث کا لفظ ہر ایک جگہ سمجھ لیں۔ اور اس کو (یعنی لفظ نبی کو) کاٹا ہوا خیال فرما لیں"۔ (اشتہار فروری ۱۸۹۲ء)

اس کے بعد بلحاظ جدید تعریف کے دعویٰ نبوت

(۲) (ا) "اور انہی امور کی کثرت کی وجہ سے اس نے میرا نام نبی رکھا۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے۔ تو میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں اس پر قائم ہوں اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔ مگر میں ان معنوں سے نبی نہیں ہوں کہ گویا میں اسلام سے اپنے تئیں الگ کرتا ہوں یا اسلام کا کوئی حکم منسوخ کرتا ہوں۔ میری گردن اس جوئے کے نیچے ہے۔ جو قرآن شریف نے پیش کیا۔..... سو میں صرف اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں۔ کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنی ہیں۔ کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا۔ اور بغیر کثرت کے یہ معنی تحقیق نہیں ہو سکتے"۔

(آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

(ب) "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔..... ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہیں وہ مُردہ ہے..... ہم نبی ہیں امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیئے" (بدر ۳/۱۹۰۸ ۵)

بلحاظ سابقہ تعریف نبوت سے انکار

(۳) "مگر چونکہ اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں۔ کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں۔ یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے۔ اور براہ راست بغیر استفاضہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لئے ہوشیار رہنا چاہیئے کہ اس جگہ بھی یہی معنی نہ سمجھ لیں۔ کیونکہ ہماری کتاب بجز قرآن کریم کے نہیں ہے۔ اور ہمارا کوئی رسول بجز محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہے۔ اور ہمارا کوئی دین بجز اسلام کے نہیں ہے۔ اور ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے"۔ (الحکم ۱۸۹۹ء جلد ۲ نمبر ۲۹)

نبوت کی جدید تعریف

(۳) (ا) "نبی کے حقیقی معنوں پر غور نہیں کی گئی۔ نبی کے معنے صرف یہ ہیں۔ کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔ پس ایک امتی کو ایسا نبی قرار دینے سے کوئی محذور لازم نہیں آتا"۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸ ۱۹۰۵ء)

(ب) "خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اس نے نبوت رکھا ہے۔ یعنے ایسے مکالمات جن میں اکثر غیب کی خبریں دی گئی ہیں"۔ (چشمہ معرفت ص ۳۲۵ ۱۹۰۸ء)

(ج) "جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے۔ اور اس میں کوئی کثافت ..... اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے"۔

(رسالہ الوصیت ص ۱۲ ۱۹۰۵ء)

(د) "ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالیٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی ایک عشق ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو اصطلاح اسلام میں نبی اور رسول اور محدث کہتے ہیں۔ اور وہ خدا کے پاک مکالمات و مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں اور خوارق اس کے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور اکثر دعائیں ان کی قبول ہوتی ہیں"۔

(لکچر سیالکوٹ ۱۹۰۴ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) "آپ لوگ جس امر کا نام مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔" (تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۸ خزائن ۱۹ء)

(۳) "نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں"

(ایک غلطی کا ازالہ)

لیکن بعد کی تعریف مندرجہ حوالہ ۳ (۱ و ۲) کے صریح خلاف جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبائعین لاہور بیان القرآن جلد ۱ صفحہ ۱۸۶ تفسیر میں فرماتے ہیں۔

(۱) بغیر کتاب کے کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

(۲) ہر نبی کے ساتھ ایک کتاب نازل ہوتی ہے۔

(۳) وہ مطاع ہوتا ہے مطیع نہیں ہوتا۔

اب میں ناظرین فاروق کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کروں گا۔ کہ نہایت ہی اختصار کے ساتھ آپ صاحبان کے سامنے چند حوالہ جات پیش کئے ہیں۔ اب اس سے اندازہ لگانا آپ صاحبان کا فرض ہے۔ کہ کیا حضرت مسیح موعودؑ نے بحکم الٰہی نبوت کی تعریف میں کوئی تبدیلی نہیں فرمائی۔ اور کیا اس تازہ تعریف نبوت کے شرائط حضور کے دعوے میں ابتداء سے ہی نہیں پائے جاتے۔ اگر ایسا ہے اور ضرور ہے۔ تو کیا حضور کا دعویٰ غیر تشریعی بالواسطہ نبوت کا ابتدا سے ہی نہ ہوا؟ لیکن کس قدر دیدہ دلیری ہے جناب مولوی محمد علی صاحب اور ان کے متبعین کی۔ جو دیدہ و دانستہ اس عقیدہ کی رد گردانی کر رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات تک ان کا بھی یہی عقیدہ تھا۔ بلکہ اس سے بھی قدرے بڑھ کر جیسا کہ مندرجہ ذیل حوالہ جات سے ثابت ہے۔

(۱) نبی آخر زمان کا ایک نام رجل من ابناء فارس بھی ہے۔ (ریویو جلد ۶ صفحہ ۹)

(۲) ہندوستان کے مقدس نبی میرزا غلام احمدؑ قادیانی کے وجود میں پورا کر دکھایا۔ (ریویو جلد ۳ صفحہ ۱۱)

(۳) آخری زمانہ میں ایک ایسی قوم ہوگی۔ جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئی۔ وہ قوم بھی انہی لوگوں کے ہمرنگ ہوگی۔ اور ان میں بھی اسی طرح نبی مبعوث ہوگا۔ (ریویو جلد ۶ صفحہ ۹۶)

(۴) حضرت مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے سچے رسول تھے اور اس زمانہ کی ہدایت کے لئے دنیا میں نازل ہوئے۔ اور آج آپ کی متابعت میں ہی دنیا کی نجات ہے (پیغام صلح ۹/۱۹۱۳ صفحہ ۷)

(۵) ہم حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی۔ رسول۔ اور نجات دہندہ مانتے ہیں... ..... اب دنیا کی نجات حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے غلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے بغیر نہیں ہو سکتی۔ (پیغام صلح ۱۰/۱۹۱۳ صفحہ ۱۶)

لیکن آج یہی ہیں۔ کہ نہ تو تبدیلی عقائد کا صاف اعلان کرتے ہیں نہ اپنے سابقہ عقائد پر پھر قدم رکھتے ہیں۔ میں تو جتنا بھی اس معاملہ میں گہرا گیا یہی نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوا۔ کہ یہ محض حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے ذاتی عناد کے نتائج اور علیحدگی کی بنیاد رکھنے والے ذرائع ہیں۔ کاش ہمارے یہی بھائی حضرت مسیح موعودؑ کے صریح احکامات کی ہی پرواہ کرتے۔ تو انہیں اس قدر ٹھوکر نہ لگتی۔ فتدبروا۔

ایک اور بات جس نے بہت ہی دکھ دیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ جناب مولوی محمد علی صاحب اپنے بیان باجلاس دیوان سکھانند صاحب مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور مندرجہ پیغام صلح مورخہ ۶/۳۵ ۴ میں ایک طرف تو یہ اقرار فرماتے ہیں۔ کہ انہوں نے قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ بحیثیت سکرٹری سنڈل انجمن احمدیہ قادیان ۱۹۰۹ء میں شروع کیا تھا۔ (جو کام انجمن نے ان کے ذمہ کیا تھا) لیکن باوجود اس کام کو مارچ یا اپریل ۱۹۱۴ء تک اپنے ہاتھ میں رکھنے کے آخر جاتے وقت انجمن کی پراپرٹی بھی ساتھ لیتے گئے۔ اور پھر وہاں پر بھی جا کر حضرت مسیح موعودؑ کے عقائد کے صریح مخالف باتیں مندرج کر کے اپنے نام سے شائع کر دیا۔ گویا کہ باوجود قریباً ۵ سالہ انجمن کی پراپرٹی ہونے کے محض علیحدگی سے انہیں فوراً حق پہنچ گیا۔ کہ دوسرے کی پراپرٹی اڑا لے گئے۔ اور اس طرح صریح خیانت کی۔

دوسری بات۔ جس سے مجھے اور دکھ پہنچا کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ مندرجہ "ایک غلطی کا ازالہ"۔ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا۔ کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے" کے صریح خلاف اپنے بیان میں یہ بھی فرمایا۔ "میرے عقیدہ کے مطابق مرزا غلام احمدؑ صاحب نبی نہیں تھے۔" حالانکہ ایسا کورا جواب حضرت مسیح موعودؑ کے احکام کے مطابق بالکل نادرست تھا۔

(خاکسار۔ عبدالکریم خان یوسف زئی احمدی
از گوپس (گلگت) کشمیر ۶/۱۹۳۵ ۱۹)

دیانندی مشن

پیدائش عالم

(۸)

دوسری دلیل

سوال؟ بیج پہلے ہے یا درخت؟

جواب۔ بیج! کیونکہ وجہ۔ سبب۔ باعث۔ علت وغیرہ الفاظ مترادف ہیں۔ چونکہ علت کا نام بیج ہے۔ اس لئے وہ معلول سے پہلے ہوتی ہے۔ (ستیارتھ پرکاش آٹھواں سملاس صفحہ ۲۸۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر سوامی جی اپنے بیان میں سچے ہیں۔ تو پھر ہمارا دعویٰ بھی مسلم الثبوت ہے۔ یعنے یہ کہ پرکرتی جو علت ہے۔ وہ اپنے معلول سلسلہ عالم سے پہلے ہے۔ اور جس فعل کے پہلے کوئی دوسرا فعل ہے۔ وہ ضرور آغاز ہے۔ پس سلسلہ عالم علت کے بعد ہونے کے باعث ازلی نہیں ہے اگر سوامی جی کے خیال میں پرواہ سے انادی سلسلہ بھی ہو سکتا تھا۔ تو وہ سوال کا جواب یہ دیتے کہ بیج اور درخت کا سلسلہ پرواہ سے انادی ہے نہیں کہہ سکتے۔ کہ درخت پہلے ہے یا بیج۔ بیج سے درخت پیدا ہوتا ہے۔ درخت سے بیج۔ اور اسی طرح اس سلسلہ کا کوئی آغاز نہیں ہے۔ چلو چھٹی ہوئی۔ مگر یہاں سوامی جی نے خود ہی دور تسلسل کو چھوڑ دیا ہے۔ آخر سچ سچ ہی ہے۔ اگر وہ منہ سے نکل ہی جایا کرتا ہے۔ کوئی لاکھ منہ دبائے۔

اگر سوامی جی کا کوئی چیلا اپنی خود سرانہ روش کے مطابق یہ کہہ اُٹھے کہ چلو ہم مانتے ہیں کہ بیج اور درخت کا سلسلہ پرواہ سے انادی ہے۔ تو میں یہ عرض کروں گا۔ کہ ہمارا جو علت اور معلول ہمعصر تو ہو ہی نہیں سکتے۔ اور چونکہ بیج اور درخت کا جو تعلق ہے۔ وہ بقول سوامی جی علت و معلول کا تعلق ہے۔ اس لئے دونوں میں سے ایک ایک پہلے ہے۔ اگر کہو کہ ہم نہیں جانتے تو یہ کوئی وجہ نہیں ہے۔ کہ میں آپ کے تسلسل کا قائل ہو جاؤں۔ حالانکہ اس کی بنا آپ کی لاعلمی ہے۔ اگر آپ یہ نہیں جانتے ہو کہ کون پہلے ہے تو یہ تو جانتے ہو کہ ضرور دونوں میں سے ایک پہلے ہے۔ اور ایک پیچھے۔ کیونکہ اگر دونوں ہمعصر ہیں۔ تو وہ مستقل الگ الگ وجود ہیں نہ یہ کہ ایک علت اور دوسرا معلول۔ مگر اس صورت میں دور تسلسل باقی نہ رہا۔

تیسری دلیل

سوامی جی فرماتے ہیں!

یہ اگر فطرت سے دنیا پیدا ہوتی۔ تو فنا کبھی نہ ہوتی۔ اور جو فنا ہونا بھی طبعی مانو تو پیدائش نہ ہوگی۔ اگر دونوں خاصیتیں اشیاء کے اندر یکساں مانو گے تو پیدائش اور فنا کا قانون قائم نہ رہ سکے گا۔ اگر علت فاعلی سے پیدائش اور فنا مانو گے تو فاعل پیدا اور فنا ہونے والے جوہروں سے علیحدہ ماننا پڑے گا۔ اگر فطرت سے ہی پیدائش اور فنا ہوتی۔ تو پیدائش اور فنا کا ہمعصر ہونا بھی طبعی مانو تو پیدائش نہ ہوگی۔ اگر دونوں خاصیتیں اشیاء کے اندر یکساں مانو گے تو پیدائش اور فنا کا قانون قائم نہ رہ سکے گا۔ اگر علت فاعلی سے پیدائش اور فنا مانو گے تو فاعل پیدا اور فنا ہونے والے جوہروں سے علیحدہ ماننا پڑے گا۔ اگر فطرت سے ہی پیدائش اور فنا ہوتی۔ تو پیدائش اور فنا کا ہمعصر ہونا ممکن نہیں ہو سکتا ×× × لہذا فطرت وغیرہ سے دنیا نہیں بنتی بلکہ پرمیشر کے بنانے سے ہی بنتی ہے۔

(ستیارتھ پرکاش سملاس ہشتم ص ۲۸۷)

مذکورہ بالا بیان سے مندرجہ ذیل نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

(۱) دنیا کسی ایسے فاعل کی بنائی ہوئی نہیں جو فاعل بالتخاصہ ہے۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو یہ دنیا کبھی فنا نہ ہوتی۔ پس اس کا خالق فاعل بالارادہ ہے

(۲) اگر فنا کرنا ہی اس فاعل کا خاصہ مانا جائے تو پیدائش اور فنا دونوں ہی نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ایک خاصہ دوسرے خاصہ کے مخالف نتیجہ پیدا کرنے والا ہے۔ پس ضرور خدا فاعل بالارادہ ہے۔ اور اس کی مخلوق کا آغاز بھی ہے۔ اور انجام بھی پرواہ سے انادی سلسلہ کوئی نہیں ہے

(۳) پیدائش اور فنا ہمعصر نہیں ہیں۔ ضرور ان میں سے ایک پہلے ہے۔ اور پیدائش اور فنا کے سلسلہ کا آغاز انجام ہے۔ کیونکہ پیدائش اور فنا کا ہمعصر ہونا ناممکن ہے۔

(۴) دنیا کی پیدائش ازلی مادہ کے خواص سے نہیں ہے۔ بلکہ ایشور کے بنانے سے ہی بنتی ہے۔ اگر وہ نہ بنائے۔ تو مادہ عالم بے کار ہے۔ پس ایسی دنیاؤں کا سلسلہ بھی پرمیشور کا ہی بنایا ہوا ہے۔ اس لئے وہ مجموعی صورت میں بھی مصنوع ہے اور جزوی صورت میں بھی جس طرح اس کے اجزا کا آغاز و انتہا ہے۔ اسی طرح کل سلسلہ کا بھی ایک آغاز اور ایک انجام ضرور ہے۔ قدامت سلسلہ باطل ہے۔

سوامی جی کی آخری دلیل

شاید یہ درست نہ ہوگا۔ کہ ہم سوامی جی کے ان دلائل کا اس جگہ ذکر نہ کریں۔ جو انہوں نے دور تسلسل یا پرواہ سے انادی سلسلہ کی تائید میں ستیارتھ پرکاش میں ہی درج فرمائی ہیں۔ ہم پہلے کچھ دلائل کا تو قلع قمع کر چکے ہیں۔ لیکن اب ہم آپ کی آخری دلیل کا (کہ جس کے سوا آپ کے پاس کچھ بھی باقی نہیں ہے) بھی پول کھولے دیتے ہیں۔ ستیارتھ پرکاش کے آخر میں جو منتویہ اور امنتویہ (ماننے کے قابل اور نہ ماننے کے قابل) لکھا ہے۔ اس کی دفعہ سات میں سوامی جی اگیا دیتے ہیں۔

"یہ پرواہ سے انادی" (از روئے سلسلہ کے غیر آغاز ہونا) جو جوہر صفات و حرکات و ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں۔ وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے۔ لیکن جس طاقت سے پہلے ترکیب ہوتی ہے وہ ان میں انادی ہے اور اس سے پھر ترکیب بھی ہوگی۔ اور تفریق بھی ان تینوں کو پرواہ سے انادی مانتا ہوں۔

تردید پہلے تو ہمیں یہ سوچنا ہے کہ سوامی جی یہ کس کے متعلق فرماتے ہیں۔ کہ جس طاقت سے پہلے ترکیب ہوتی ہے۔ وہ ان میں انادی ہے۔ یہ ان میں کا اشارہ کس جانب ہے۔ مترجم ہمیں فٹ نوٹ میں بتاتا ہے۔ کہ یہ جوہر و صفات حرکات کی طرف اشارہ ہے۔ لیکن ہم اس کے مخالف ہیں۔ کیونکہ ترکیب دینے کی شکتی فاعل میں ہونی چاہیئے یا علت میں۔ نہ کہ معلول کے اندر جوہر و حرکات تو خود کسی طاقت سے ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں۔ پس وہ طاقت ان سے الگ علت کے اندر ہے۔ اور وہ علت علت فاعلی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ علت مادی۔ کیونکہ سوامی جی بارہا فرما چکے ہیں کہ پرمانوں وغیرہ جڑ ہیں۔ اور ترکیب دینا پرماتما کا فعل ہے۔ پس مطلب یہ ہوا۔ کہ جس طاقت سے یہ جوہر وصفات وحرکات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ پرماتما میں ہمیشہ سے ہے۔ اس لئے موجودہ ترکیب کے بعد فنا ہوگی۔ اور پھر یہی ترکیب پرماتما کی طرف سے ہوگی۔ لیکن یہ ثبوت بجائے خود محتاجِ دلیل ہے۔ کیونکہ معترض کا حق ہے۔ کہ وہ یہ کہدے۔ کہ جب یہ پیدائش اور فنا کا سلسلہ طبعی نہیں۔ بلکہ کسی کے ارادے پر موقوف ہے۔ تو پھر لازمی طور پر اس کا پہلے ہونا اور بعد میں ہونا غلط ہے طاقت تو پرماتما میں اس وقت فنا کرنے کی ہے۔ لیکن دیکھ لو۔ کہ وہ طاقت اس وقت ہماری ترکیب کو فنا کرنے والی نہیں ہے۔ بلکہ اس وقت وہ طاقت کام کر رہی ہے۔ جو ترکیب کو قائم رکھنے کی ہے وہ حالت جو کہ پرلے میں پیدا ہوتی ہے۔ وہ ترکیب کی حالت میں نہیں ہے۔ گویا اگرچہ اس وقت پرماتما میں طاقت ہے۔ کہ وہ اسے فنا کردے۔ مگر اس کا ارادہ نہیں ہے۔ کہ ایسا ہو۔ اسی طرح اگر پرلے کی صورت ہو۔ تو کبھی ترکیب واقع ہو ہی نہیں سکتی۔ جب تک ترکیب دینے کا ارادہ الٰہی نہ ہو۔ پس نتیجہ ظاہر ہے۔ کہ اس کی طاقت کے ہونے سے ترکیب کا ہونا ضروری نہیں ہے ترکیب کا ہونا اس کی رضا پر موقوف ہے ؛

ایک اعتراض کا جواب

بعض سماجی اس موقعہ پر یہ کہدیا کرتے ہیں۔ کہ جناب اس کا ارادہ بھی تو ازلی ہے۔ پس ازلی ارادہ سے ازل سے ہی پیدائش اور فنا ہوتی چلی آرہی ہے۔ لیکن ان مہاشوں کو یہ خبر ہی نہیں کہ ارادہ کسے کہتے ہیں۔ پہلے یہ بتایا جا چکا ہے۔ کہ فاعل بالارادہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ خدا جب چاہتا ہے۔ کسی کام کو کرتا ہے اور جب نہیں چاہتا تو نہیں کرتا۔ گویا ارادہ ایک ایسی صفت ہے۔ جو اپنے صاحب کو بکلی فعل کے کرنے یا نہ کرنے پر مالک و مقتدر بناتی ہے۔ وہ ارادہ ہی کیا ہوا۔ کہ جس کا ازل سے وہ مالک نہیں ہے بلکہ خود بخود تمام کام فطرتاً ہوتے جا رہے ہیں۔ یہ ارادہ ارادہ نہیں ہے۔ بفرض محال اگر یہ بھی مان لیا جاوے۔ کہ اس کا ارادہ بھی اسی قسم کا ہے۔ کہ جو ایک طبعی امر ہے کہ جس پر خود اسے اختیار نہیں تو بھی پرواہ سے انادی سلسلہ غلط ہی ثابت ہوتا ہے۔ یہ تو پہلے بتا چکا ہوں۔ کہ سوامی جی علت اور علت کے صفات کے ازلی ہونے سے معلول کے ازلی ماننے والوں کی تردید بڑے شد و مد سے کرتے ہیں۔ پس ازلی طاقت کا ہونا کسی صورت میں بھی معلول کے ازلی ہونے کی دلیل نہیں ہے اور سلسلہ عالم علت نہیں معلول ہے۔ پس وہ ازلی کسی طرح بھی نہیں ہے۔

سوامی جی نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ جو جوہر صفات اور حرکات ترکیب پاکر پیدا ہوتے ہیں وہ تفریق کے بعد نہیں رہتے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ سلسلہ عالم ترکیب و تفریق کا نتیجہ ہے۔ پس اگر تفریق و ترکیب قدیم ہیں۔ تو سلسلہ بھی قدیم ہے۔ وگرنہ سلسلہ عالم کو جو دو حادث فعلوں کا مجموعہ ہے۔ وہ خود بھی حادث ہے۔ ظاہر ہے کہ ترکیب اور تفریق ہمعصر نہیں ہیں۔ کیونکہ دونوں کا جمع ہونا محال ہے۔ ایک پہلے ہے اور ایک پیچھے۔ اور دونوں حادث۔ کیونکہ ترکیب کا ناش تفریق سے ہوتا ہے۔ اور تفریق کا ناش ترکیب سے۔ پھر حالت دور تسلسل کا ہر ایک حصہ حادث ہے۔ اس لئے کل سلسلہ بھی حادث ہے۔ × × × × × (باقی دارد)

ایک انصاری بچّے کی دُعا

(از سیّد احسن (صدیقی) طالب علم گوجرہ)

الٰہی! فضل و رحمت سے عطا صدق و صفا کردے
تو چاہے گر تو پتھر کو بھی لعلِ بے بہا کردے

کھڑا ہوں ہاتھ پھیلائے ترے دربارِ عالی میں
غمِ افکارِ عالم سے مجھے نا آشنا کردے

مرے دَم سے زمانے بھر کی ظلمت دُور ہو جائے!
غریبوں کا معاون نا توانوں کا عصا کردے

اِدھر ہو مذہبِ اسلام کی الفت مرے دِل میں
اُدھر خاکِ درِ پاکِ محمد مصطفےٰ ؐ کردے،

مرا طرزِ تکلّم بھی سحر انگیز ہو جائے!
غلامانِ مسیحِ پاک کا بس ہمنوا کردے

صداقت کیلئے قربان ہوتے ہیں جہاں مومن
اُسی وادی میں مجھ کو بھی ہم آغوش فضا کردے

الٰہی جل مروں میں مشعلِ نورِ صداقت پر
مرے اس ابتدائی عشق کو بے انتہا کردے

بدل جائے یہ سیلِ کفر پر انوار کوثر سے،
دلِ یزداں پہ کچھ ایسا اثر آہِ رسا کردے

بھٹکتے پھر رہے ہیں لوگ نورِ حق نہیں ملتا!
الٰہی! چشمہائے دشمنانِ دین وا کردے

"چلے آؤ بطرفِ قادیاں نورِ صداقت ہے"
مرے پیغام کو تو مشتہر بادِ صبا! کردے

مری اُمید کے غنچے الٰہی! پھول ہو جائیں
"نہیں تو پھر مجھی کو بے نیازِ مدعا کردے"۔ (حسرت موہانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالصہ مشن

سکھ صاحبان کی خدمت میں چند گذارشات

(۴)

(از گیانی واحد حسین صاحب مبلغ)

جنم ساکھی بابا منی سنگھ جی میں تحریف

بھائی منی سنگھ صاحب ریاست پٹیالہ موضع کتھو والی[1] متصل سُنام کے رہنے والے تھے۔ آپ نے گورو گوبند سنگھ صاحب سے امرت چھکا اور سری گورو گرنتھ صاحب کا ترجمہ پڑھا۔ گورو صاحب کی وفات کے بعد ماتا سندر کوری کی سیوا کرتے رہے۔ آپ سمت ۱۷۷۸ بکرمی میں امرتسر دربار صاحب کے گرنتھی بنائے گئے۔ اس وقت بھائی صاحب نے کئی ایک کتابیں تصنیف کیں۔ جن میں سے ایک جنم ساکھی یا گیان رتنا ولی بھی ہے۔ یہ کتاب بھائی گُرداس کی پہلی وار کا ترجمہ ہے۔ چنانچہ اس کتاب کے آخری صفحہ پر لکھا ہے۔ کہ بھائی صاحب اس کتاب کو لکھ کر سری گورو گوبند سنگھ صاحب کے حضور لے گئے۔ تو گورو صاحب نے اُس کے اوپر صحیح پاکر دی۔ یعنی لکھ دیا۔ کہ درست ہے۔ اس کتاب میں بھی بہت تغیر و تبدل کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ سردار کاہن سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

"بھائی صاحب دی رچنا وچہ بھی امرت نے سیوکاں نے بہت گڑبڑ کری ہے۔ جدا نرنا سادھاں دا واناں نوں کرنا اوکھا ہے۔"

گورمت سدھاکر صفحہ ۳۶۲ کالم ۵ حاشیہ)

ترجمہ اردو۔ بھائی منی سنگھ کی بنائی ہوئی کتابوں میں بھی دوسرے خیالوں کے پیروکاروں نے بہت تحریف کر دی ہے۔ جس کا امتیاز کرنا عالم لوگوں کو بہت ہی مشکل ہے۔

پیارے سکھ بھائیو یہ کوئی معمولی شخص کی رائے نہیں جو اپنے اندر ایک بہت بڑی صداقت رکھتی ہے۔ چنانچہ ہم اس کی تائید میں اصل جنم ساکھی کا تحریف شدہ ایک اہم واقعہ پیش کرتے ہیں۔ جنم ساکھی بابا منی سنگھ مطبوعہ چشمہ نور امرتسر جو سمت ۱۹۴۲ بکرمی نانک شاہی سمت ۴۱۸ میں چھپی اس میں بھائی گورداس کی پہلی وار پوڑی ۲۰ کا ترجمہ حسب ذیل کیا ہے۔

"اور کلجگ میں بھرم کرسارا جگت بھول گیا۔ تاں مہاراج نے اپنی سکت کو محمد میں پاٹکر عرب دیش کا پیغمبر اُتپت کیا۔ پوڑی بیسویں چلی..... بھائی جی کہیں جاں بہت پنتھ کلجگ وچ ورت گئے تاں محمد پیغمبر کو پاپ کے مٹاون واسطے اور نام کے جپاون واسطے اور اُپاسنا کے وڈیائی واسطے اُتپت کیتا پر اگیانیاں جیاں نے تس کا اُپدیش نہ منیاں۔" (جنم ساکھی بابا منی سنگھ صفحہ ۳۱)

بھائی صاحب بیسویں پوڑی کا ٹیکا کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ جب کلجگ میں پھنسکر تمام دنیا نے خدا تعالیٰ کی طرف سے مُنہ موڑ لیا۔ تب مہاراج یعنی ایشور نے اپنی شکتی یعنی نور کو محمد صلعم میں ڈالکر عرب دیش میں پیدا کیا۔ بھائی جی کہتے ہیں۔ کہ جب بہت مذہب کلجگ میں پھیل گئے۔ تب ایشور نے محمد صلعم کو گناہوں کے دور کرنے اور نام جپانے عبادت کروانے کے لئے پیدا کیا۔ لیکن معرفت سے دور یعنی بے وقوف لوگوں نے آپ کے اپدیش یعنی وعظ کو نہ مانا۔ اس جگہ بھائی صاحب نے نبی کریم صلعم کی پیدائش کی غرض بتلائی ہے۔ کیونکہ اس میں آقائے دو عالم صلعم کی صداقت ظاہر ہوتی تھی۔ اس لئے اس عبارت کو نئے ایڈیشن میں تحریف کر کے برعکس لکھ دیا گیا ہے۔

ناظرین کی واقفیت کی غرض سے وہ اصل عبارت درج کرتا ہوں۔ چنانچہ جنم ساکھی بابا منی سنگھ مطبوعہ مفید عام پریس لاہور کے وار پہلی پوڑی ۲۰ کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

"اور کلجگ میں بھرم کر سارا جگت بھول گیا۔ اور اپنے پرا چین دھرماں نوں چھڈ کے محمد آدکاں دے پیچھے لگ ٹرے پوڑی بیسویں چلی.....

بھائی جی کہیں جو بہتے پنتھ کلجگ وچ ورت گئے۔ تے محمد پیغمبر بن بیٹھا۔ اور اگیانیاں جیاں نے تس کا اُپدیش من کر اپنا کرم دھرم چھڈ دتا۔"

(جنم ساکھی بابا منی سنگھ صفحہ ۳۱ مطبوعہ مفید عام پریس لاہور جو نانک شاہی سمت ۴۲۹ ہے)

ترجمہ۔ اور کلجگ میں پھنس کر تمام دنیا نے خدا تعالیٰ سے مُنہ موڑ لیا۔ اور اپنے اپنے پورانے مذہبوں کو چھوڑ کر محمد وغیرہ کے پیچھے لگ گئے بھائی جی کہتے ہیں۔ کہ جب بہت سے مذہب کلجگ میں پھیل گئے۔ تب محمد (صلعم) پیغمبر بن بیٹھا اور بے وقوف لوگوں نے اس کا وعظ مان کر اپنا مذہب چھوڑ دیا۔

ناظرین غور فرماویں پہلی جنم ساکھی جو نانک شاہی سمت ۴۱۸ مطابق بکرمی سمت ۱۹۴۲ میں چھپی۔ اُس کے گیارہ سال بعد یعنی سمت ۴۲۹ نانک شاہی کی چھاپہ شدہ ساکھی میں کتنا فرق ہے۔ پہلی میں تو یہ لکھا ہے

---

[1] اب اس گاؤں کا نام سنام کے پاس پایا جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ جب دنیا پر لوگ ایشور کو بھول گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے اپنا نور رسول عربی صلعم میں ڈالکر دنیا کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا۔ اور اس کی پیدائش کی غرض خلق اللہ کی اصلاح اور لوگوں کو عبادت الٰہی کی طرف لانا تھا۔ اور نہ ماننے والوں کو اگیانی یعنے بے وقوف بے علم بتایا ہے۔ لیکن برعکس اس کے بعد کی چھپی ہوئی ساکھی میں اصل عبارت تحریف کرکے اس کی جگہ یہ لکھ دیا۔ کہ لوگ کلجگ میں پھنس کر محمد (صلعم) وغیرہ کے پیچھے لگ گئے۔ اور محمد پیغمبر بن بیٹھا۔ اور آپ کے ماننے والوں کو اگیانی یعنے بے وقوف بتایا ہے۔ کیا یہ خلاف دیانت نہیں تو اور کیا ہے۔ یہ محض نبی کریم صلعم کی عظمت اور آپ کی صداقت کو چھپانے کی غرض سے ایسا کیا گیا ہے۔ کیا ایسے لوگوں پر امید ہو سکتی ہے۔ کہ انہوں نے سری گورو گرنتھ صاحب میں بھی خیر گذاری ہوگی۔ کیا ایسے لوگ سری گورو گرنتھ صاحب کی حفاظت کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ اس مختصر جنم ساکھی مہنی سنگھ کی تحریف کا ثبوت اور مصنفوں کی خود ساختہ کارروائیوں کے اور چند نمونے پیش کرنے کے بعد اصل مضمون کی طرف آئیں گے۔

پریم سومارگ کے متعلق کچھ عرض

اب میں "پریم سومارگ" نامی گرنتھ کے متعلق بتاؤں گا۔ کہ اس کا مصنف کون ہے۔ گو اسی کتاب مذکور میں لکھنے والے کا نام گورو گوبند سنگھ صاحب بتلایا گیا ہے۔ لیکن دراصل مصنف کوئی اور شخص ہے۔ چنانچہ بھائی کاہن سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔

پریم سومارگ

اس پستک دے آدی مکھ واک پاتشاہی دس" لکھیا ہے۔ پر ایہہ کسے پریمی سکھ دی رچنا ہے جو سمت ۱۸۸۱ اتھوا ۱۸۸۵ وچ لکھی گئی ہے"۔

(گورمت سدھاکر صفحہ ۳۴۵ کالم ۹ حاشیہ)

ترجمہ۔ اس کتاب کے شروع میں تو یہ لکھا ہے۔ کہ اس کے مصنف سری گورو گوبند سنگھ صاحب ہیں۔ لیکن دراصل یہ کسی اور مہربان سکھ کی تصنیف ہے۔ جو سمت ۱۸۸۱ یا سمت ۱۸۸۵ میں لکھی گئی ہے۔ ناظرین غور فرماویں۔ کہ یہ کیسی دلیری سے کام لیا گیا ہے۔ کیا ایسے لوگوں کے متعلق ایک منٹ کے لئے بھی یہ گمان کیا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے سری گورو گرنتھ صاحب جی مہاراج میں گڑبڑ کی ہوگی۔ جو لوگ اپنی طرف سے کتابیں بنا کر اپنے گورو کے نام منسوب کر دینے سے نہیں رکتے۔ کیا وہ انہوں نے گرنتھ صاحب کے متعلق خیر گذاری ہوگی۔

گورو بلاس پاتشاہی چھے کے متعلق گذارشیں

گورو بلاس پاتشاہی چھے کے پہلے ادھیائے میں لکھا ہے۔ کہ بھائی بھگت سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ میں نے ایک دن بھائی مہنی سنگھ سے پوچھا کہ آپ ہمیں سری گورو ہرگوبند صاحب کی کتھا سنائیں تب بھائی صاحب نے جواب دیا۔ کہ جس طرح گورو گوبند سنگھ صاحب نے بھائی دیا سنگھ کو گورو ہرگوبند صاحب کی کتھا سنائی تھی۔ اور انہوں نے مجھے سنائی۔ اسی طرح میں آپ کو سناتا ہوں۔ گویا یہ ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ یہ کتاب مذکور گورو گوبند سنگھ صاحب کے بتائے ہوئے پرسنگ ہیں۔ چنانچہ اس کے متعلق بھائی کاہن سنگھ صاحب لکھتے ہیں۔

گورو بلاس پاتشاہی چھے

گورو بلاس داکرتا لکھدا ہے (جس دا نام گپت ہے) میرے گورو دیو دھرم سنگھ جی نے اے کتھا مینوں سنائی اتے میں اس کتھا دی چھند رچنا سمت ۱۷۷۵ بکرمی وچ بنائی۔ اصل وچ اے گرنتھ دے کرتا بھائی گرمکھ سنگھ اکال بن گئے۔ اتے بھائی دربارا سنگھ چونکی والے امرتسر نواسی ہیں۔ ایہہ گرنتھ سال ۱۸۹۰ بکرمی ارمبھ ہو کے سمت ۱۹۰۱ بکرمی وچ سماپت ہویا ہے"۔

(گورمت سدھاکر صفحہ ۳۵۳ حاشیہ)

اس پنجابی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ گورو بلاس کا مصنف جس کا نام گپت ہے لکھتا ہے کہ میرے گورو دھرم سنگھ جی نے یہ کتھا خالصہ دیوان میں بھائی مہنی سنگھ صاحب کے منہ سے سُنی جس نے مہربانی کرکے مجھے سنائی اور میں نے اس کو سمت ۱۷۷۵ بکرمی میں شعروں میں لکھا۔

دراصل اس کتاب کے بنانے والے بھائی گرمکھ سنگھ اکال بنگے والے اور بھائی دربارا سنگھ چونکی والے جو امرتسر کے باشندہ تھے۔ انہوں نے سمت ۱۸۹۰ بکرمی سے شروع کرکے سمت ۱۹۰۱ میں اس کو مکمل کیا ہے۔

اب ناظرین کے علم کے لئے کچھ عرض کرتا ہوں۔ اس کتاب یعنی گورو بلاس پاتشاہی چھے کے پہلے ادھیائے میں تو یہ لکھا ہے۔ کہ بھائی بھگت سنگھ صاحب فرما رہے ہیں۔ کہ گورو ہرگوبند صاحب کی کتھا ..... گورو گوبند سنگھ صاحب نے بھائی دیا سنگھ صاحب کو سنائی اور دیا سنگھ نے بھائی مہنی سنگھ کو سنائی اور بھائی مہنی سنگھ نے مجھ کو یعنی بھگت سنگھ کو سنائی وہ میں اس کتاب مذکور میں لکھ رہا ہوں۔ برعکس اس کے آخر صفحہ پر یہ لکھا ہے کہ میرے گورو دھرم سنگھ نے یہ کتھا بھائی مہنی سنگھ سے سُنی اور مجھے سنائی۔ میں نے اس کو سمت ۱۷۷۵ بکرمی میں چھند بندی کی۔ پہلے ادھیائے میں تو یہ لکھا ہے کہ جو کتھا بھائی مہنی سنگھ نے مجھے سنائی وہ میں نے لکھی ہے۔ لیکن آخری صفحہ پر یہ لکھا ہے کہ جو کتھا میرے گورو دھرم سنگھ نے مہنی سنگھ سے سُنی اور بعد میں مجھے سنائی۔ وہ میں نے لکھی ہے۔ یہ اختلاف بھی اس کتاب کو ناقابل اعتبار ثابت کرتا ہے۔ اور پھر اس کی تصنیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا زمانہ سمت ۱۷۷۵ بکرمی لکھا ہے۔ لیکن بھائی کاہن سنگھ صاحب مصنفوں کے نام گرمکھ سنگھ اور دربار اسنگھ بتاتے ہیں اور تصنیف کا زمانہ سمت ۱۸۹۱ سے لے کر سمت ۱۹۰۰ تک بتاتے ہیں۔ اتنے بڑے مصنف اور مذہبی لیڈر کی تحریر اس کتاب کو صاف طور پر خود ساختہ قرار دیتی ہے۔ کیا اب بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ ایسے لوگوں نے سری گورو گرنتھ صاحب میں تغیر و تبدل نہ کیا ہوگا۔

(باقی آئندہ)

"دُرِّ شاہوار" تبلیغی ٹریکٹ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہوگا۔ میں نے بہ اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کچھ عرصہ سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ میں تبلیغی ٹریکٹوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اب مجھے یہ اعلان کرنے میں مسرت ہوتی ہے۔ کہ گذشتہ تین چار ماہ میں ٹریکٹوں کی اشاعت ایک لاکھ سے زائد ہو چکی ہے۔ اعلیٰ طبقہ میں تبلیغ کرنے کی خاطر میں نے انگریزی ٹریکٹ بھی چھپوائے ہیں۔ چنانچہ سلور جوبلی کے موقعہ پر جو ٹریکٹ شائع ہوا تھا۔ وہ قریب ۹ ہزار کے تقسیم ہوا۔ اب زلازل کوئٹہ و بہار کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو پیشگوئی تھی۔ اس کو میں نے سلور جوبلی کے ٹریکٹ کی طرح نہایت اعلیٰ آرٹ پیپر پر انگریزی میں طبع کروایا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اسے کثرت سے منگوا کر شائع کریں۔ قیمت ایک روپیہ سینکڑہ۔ زلازل کے متعلق اردو کے ٹریکٹ کی قیمت صرف ۲ فی سینکڑہ لیکن جو جماعتیں یکمشت آٹھ ہزار ٹریکٹ خریدیں گی۔ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق کہ جماعتوں کی اقتصادی حالت کے مطابق قیمت وصول کی جائے۔ اردو کا ٹریکٹ صرف اڑھائی روپیہ سینکڑہ میں حسب گنجائش ملیگا۔ بینے الوصیت رسالہ بھی چھوٹی تقطیع پر طبع کروایا ہے۔ ایک پیسہ فی کتاب کے حساب سے احباب منگوالیں۔

دوسرے میرا ارادہ ہے۔ کہ بہت جلد ایک چھوٹا تبلیغی رسالہ "تاجدار" نکالوں۔ قیمت صرف دو پیسہ ماہوار یا چھ آنے سالانہ ہوگی۔ جو احباب خریدار بننا چاہیں۔ پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں نیز جن احباب نے میری تبلیغی مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ ان کے شکریہ کی میں استطاعت نہیں پاتا۔ کیونکہ یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔

راقم الحروف ابو الفضل محمود کراؤن ہوٹل مال روڈ شملہ یا (قادیان)

واجب الوصول چندہ فاروق

مندرجہ ذیل خریداران کا چندہ مئی جون اور جولائی ۱۹۳۵ء میں ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے۔ کہ وہ اپنا چندہ جو ان کے اسم گرامی کے آگے درج ہے بذریعہ منی آرڈر یا بوساطت محاسب صاحب بیت المال اپنی جماعت کے ماہوار چندہ کے ہمراہ بھیجدیں۔ ورنہ ۱۴ جولائی کا پرچہ وی پی ارسال ہوگا۔ جو وصول کرنا ان کا فرض ہے۔ (منیجر)

چندہ واجب الوصول بابت ششماہی و سالانہ ۳۵ء ابتداء جولائی ۳۵ء

۵۷	چوہدری چراغ دین صاحب گوکھووال	عار
۵۸	عنایت علی خانصاحب برنالہ	عار
۱۰۷	شیخ نیاز محمد صاحب کسووال	عار
۱۳۳	منشی احمد دین صاحب ہیڈ کنسٹیبل	عار
۱۱۷	ملک شیر محمد خانصاحب زمیندار	عار
۲۲۷	میاں خیر الدین صاحب رسول کالج	عار
۴۷۱	چوہدری عبد الکریم صاحب کلرک	عار
۴۷۵	منشی حسین بخش صاحب پٹواری	عار
۵۰۲	بابو رحمت اللہ صاحب سٹیشن ماسٹر	عار
۵۳۷	محمد حسین صاحب چک ۳۰/۱۰	عار
۶۲۸	چوہدری امیر دین لنگیری	عار
۶۴۲	چوہدری فضل احمد صاحب	للعہ
۶۳۶	چوہدری اللہ رکھا ہیڈ کنسٹیبل	اگست میں وی پی ہوگا
۶۵۰	چوہدری نور محمد صاحب نمبردار	عار
۶۵۹	میاں محمد شفیع حجام	عار
۶۶۱	چوہدری غلام محمد صاحب کڑیال	عار
۶۶۳	منشی حبیب احمد عزیز احمد صاحبان	عار
۶۶۷	شیخ عبد المجید صاحب اکونٹنٹ	عار
۶۷۰	منشی محمد رمضان پوسٹ مین	عار
۶۷۹	علی محمد خان کنسٹیبل پولیس متیانہ	عار اگست میں وی پی ہوگا
۶۹۰	کے حسین صاحب	عار
۶۹۱	محمد ہارون صاحب	عار
۶۹۲	غوث صاحب	عار
۶۹۳	پی محمد کٹی صاحب	عار
۷۰۸	احمد دین صاحب شوپیاں	عار
۷۲۲	احسان الحق متعلم ڈیرہ نانک	عار
۷۲۵	منشی غلام رسول صاحب مدرس گورائی	عار
۷۶۱	چوہدری علی احمد صاحب انسپکٹر ریلوے	عار
۷۸۰	چوہدری محمد اکرم صاحب منیجر فارم سندھ	للعہ
۷۸۳	چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب جہانیہ	للعہ
۷۹۴	چوہدری رحمت علی صاحب وائی	عار
۷۹۵	سکرٹری انجمن احمدیہ کوٹلی	عار
۸۱۴	غلام احمد صاحب شاہپور بھدرواہ	عار
۸۱۵	ماسٹر نصر اللہ خانصاحب بہٹی	عار
۸۱۶	مستری محمد حنیف صاحب دکاندار ڈسکہ	عار

اطلاع!!

اس پرچہ میں بقایا داران فاروق اور جن کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ ان کے اسماء گرامی معہ رقم چندہ صـ۲ و صـ۱۲ پر درج ہیں۔ آپ بھی ملاحظہ فرمالیں شاید آپ کا اسم گرامی بھی اس میں ہو۔

(منیجر)